بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السَّلام

حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ :

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السَّلام نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ دعویٰ کیا کہ میں مسلمانوں کے واسطے مہدی ہوں ، عیسائیوں کے لئے مسیح ہوں اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں اور دوسری قوموں کے لئے اُن کا موعود ہوں. ہم اِس مختصر مضمون میں اسلامی نقطۂ خیال سے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعودؑ کے دعاوی پر نظر ڈالیں گے اور قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور عقلِ خداداد کی روشنی میں آپؑ کے صدق کو پرکھیں گے. وَمَاتَوْفِیْقنااِلاَّبِاللّٰہِالْعَظِیْم .

قرآن و حدیث میں مسیح اور مہدی کی پیشگوئی :

آجکل مسلمان کہلانے والوں کا ایک گروہ مایوس ہو کر اِس عقیدہ پر قائم ہوتا جا رہا ہے کہ ہمیں کسی مسیح یا مہدی کی ضرورت نہیں ، ہمارے لئے صرف قرآن کافی ہے. حالانکہ یہ بات اُن بیّنات میں سے ہے جن کا انکار نہیں ہو سکتا. اور درحقیقت اس مسئلہ پر امّت محمدیہؐ کا اجماع ہوا ہے کہ آخری زمانہ میں مسلمانوں کے اندر مسیح اور مہدی ظاہر ہونگے اور اُن کے زریعہ اسلام اپنی گرتی ہوئی حالت سے اٹھ کر دنیا میں پھر غالب ہوگا اور اس کا یہ غلبہ قیامت تک قائم رہے گا. یہ پیشگوئی قرآن اور حدیث دونوں میں موجود ہے. مثلاًمسیح موعود کےنزول کی پیشگوئی سورۃ نور میں ہے. وَعَدَاللّٰہُالَّذِیْنَ اٰمَنُوامِنْکُمْ وَعَمِلُواالصّٰلِحٰت لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِیالْاَرْضِکَمَااسْتَخْلَفَالَّذِینَ مِنْ قَبْلِھِم

(النور آیت ۵۵) یعنی اللّٰہ تعالیٰ کاوعدہ ہے کہ وہ نیک اور اعمالِ صالحہ بجا لانےوالے مسلمانوں میں سے اسی طرح خلفاء قائم کرے گا جس طرح اُس نے اِن سے پہلے (موسیٰ ؑ کی اُمّت میں) قائم کئے.

حضرت موسیٰ ؑ کی اُمّت کا مفہوم اُس آیت سے نکلتا ہے جو سورۃ مزّمل میں واقع ہوئی ہے جہاں فرمایا :۔

اِنَّآاَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلاً شَاھِداًعَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلاً. (المزّمل آیت ۱۵) یعنی (اے لوگو ! ہم نے اسی طریق پر اور اسی رنگ میں تمہاری طرف رسول بھیجا ہے جس طرحکہ موسیٰ ؑ کو فرعون کیطرف بھیجا تھا).

گویا اللّٰہ تعالیٰ نے اس آیت میں آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو مثیلِ موسیٰ ؑ قرار دیا. پس معلوم ہوا کہ سورۃ نور کی آیتِ استخلاف میں مِنْ قَبْلِہِمْ سے مراد امّتِ موسوی ہے اب ہم امّتِ موسویہ کے خلفاء کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ان میں حضرت موسیٰ ؑ کے بعد کثرت کے ساتھ خلفاء قائم کئے گئے جو تورات کی خدمت کے لئے آتے تھے. اور بالاخر حضرت موسیٰ ؑ سے تیرہ سو سال بعد حضرت عیسیٰ ؑ آئے جو حضرت موسیٰ ؑ کے خلفاء میں سب سے افضل تھے اور امّتِ موسویہکے خاتم الخلفاء تھے. پس جب سلسلۂ خلفاء میں امّتِ محمدیہ ؐ کی مشابہت امّتِ موسویہ ؑ کے خلفاء کے ساتھ بیان کی گئی تو ضروری تھا کہ اس امّت میں بھی آخری خلیفہ مسیح ناصری ؑ کے قدم پر ظاہر ہو جو اس امّت کا خاتم الخلفاء ہو. پس ثابت ہوا کہ آیتِ استخلاف میں جہاں مسلمانوں میں عام خلفاء کا وعدہ ہے وہاں خاص طور پر ایک عظیم‌الشان خلیفہ کا بھی وعدہ ہے جو حضرت مسیح ناصری ؑ کا

مثیل ہوگا اور مسیحِ محمدیؐ کہلائے گا اور اسی زمانہ کے قریب ظاہر ہوگا جس طرح کہ حضرت موسیٰؑ کے بعد موسوی مسیح ظاہر ہوا.

۲. اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ حضرت رسول کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا :۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدلاً فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَ یَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْحَرْبَ . (بخاری)

یعنی مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں ضرور مسیح ابنِ مریمؑ نازل ہوگا .جو حکم اور عدل بن کرتمہارے اختلافات کا فیصلہ کرے گا اور وہ صلیب کو توڑ کر رکھ دے گا اور خنزیر کو قتل کردے گا اور جنگ کو موقوف کردے گا . اِسی طرح اور بہت سی احادیث میں بھی نزول مسیح کا ذکر موجود ہے. غرض یہ بات مسلّم ہے اور مسلمانوں کا بچہ بچہ اِسے جانتا ہے کہ اسلام میں مسیح اور مہدی کےظہور کیخبر دی گئی ہے لہٰذا جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلامکے دعوےکو پرکھنے کی طرف توجہ نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہمیں کسی مسیح یا مہدی کی ضرورت نہیں وہ بالواسطہ قرآن و حدیث کا انکار کرتے ہیں. اللّٰہ تعالےٰ ان کو اس انکار سے بچائے آمین.

دو غلط فہمیاں اور اُن کا ازالہ

حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ کو تسلیم کرنے میں دو موٹی غلط فہمیاں عام مسلمانوں کے اندر پائی جاتی ہیں جب تک وہ دور نہ ہوں حضرت مرزا صاحبؑ کا دعویٰ ہر مسلمانکےنزدیک ناقابلِ التفات قرار پاتا ہے. اول مسئلہ حیات و مماتِ مسیح ناصریؑ اور دوسرے یہ

سوال کہ آیا مسیح موعود اور مہدی ایک ہی شخص ہیں یا دو مختلف اشخاص. آجکل عام طو ر پر مسلمانوں میں یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ حضرت مسیح ناصریؑ آسمان پر زندہ بجسم عنصری موجود ہیں اور وہی آخری زمانے میں نازل ہونگے. دوسرے یہ کہ مسیح اور مہدی دو الگ الگ وجود ہیں اور اِن غلط فہمیوں کی وجہ سے عام مسلمان حضرت مرزا صاحبؑ کے دعوے کی طرف توجہ نہیں دیتے.

لہٰذا اگر حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات ثابت ہو جائے تو لامحالہ ماننا پڑے گاکہ اِس امّت کا مسیح اسی امّت میں سے ہو گا .اس سلسلہ میں حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات پر ایک الگ مضمون بعنوان (حضرت مسیح عیسیٰؑ کا وصال) لکھا گیا جو اس مسئلہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں حل کرتا ہے لہٰذا اسے بھی ضرور پڑھا جائے. باقی رہا دوسرا مسئلہ کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود ہیں یا الگ الگ دو شخصیتیں؟ سو واضح ہو کہ مہدی کے متعلق روایات میں اس قدر اختلاف اور تضاد ہے کہ پڑھنے والے کی عقل چکر میں آجاتی ہے اور پھر اختلاف بھی ایک بات میں نہیں بلکہ قریباً ہر بات میں اتنا اختلاف ہےکہ خداکی پناہ.

ایک گروہ کہتا ہے کہ مہدی حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہو گا. مگر اس گروہ کی بھی آگے تین شاخیں ہو جاتی ہیں. بعض کہتے ہیں کہ مہدی حسنؓ کی اولاد سے ہوگا اور بعض کہتے ہیںکہ حسینؓ کی نسل سے. بعض کے نزدیک ماں باپ دونوں کی طرف سے حسنی اور حسینی ہوگا .ایک اور روایت ہے کہ عباسؓ کی اولاد سے ہو گا. ایک حدیث میں ہے کہ

اَلْمَھْدِیُّ مِنِّی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ مہدی میرا ایک امّتی ہوگا. (سنن ابوداوٗد)
اس کے علاوہ مہدی اور اس کے باپ کے نام کے متعلق بھی اختلاف ہے. بعض احادیث اس کا نام محمد بتاتی ہیں اور بعض احمد اور بعض عیسیٰ. اور باپ کا نام سنیوں کے نزدیک عبداللّٰہ ہے مگر شعیہ کہتے ہیں کہ حسن ہو گا. پھر اسی طرح اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ مہدی کتنے سال دنیا میں کام کرے گا. غرض مہدی کے متعلق قریباً ہر بات میں اختلاف ہے اور پھر لطف یہ کہ مختلف گروہ اپنے اپنے دعویٰ کی تائید میں احادیث ہی پیش کرتے ہیں. پس ایسی حالت میں مہدی کے متعلق جو احادیث وارد ہوئی ہیں ان تمام کو صحیح نہیں مانا جا سکتا. یہی وجہ ہے کہ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے اپنی صحیحین میں مہدی کے متعلق کوئی باب نہیں باندھا کیونکہ انہوں نے ان احادیث میں سے کسی کو بھی قابل اعتبار نہیں سمجھا اسی طرح محققین امّت کی یہ رائے ہے کہ مہدی کے متعلق اکثر روایات جرّح سے خالی نہیں چنانچہ مشہور اسلامی مورّخ علامہ ابنِ خلدونؒ لکھتے ہیں :

جُمْلَۃُالاَحَادِیْثُالَّتِیْ خَرَّجَھَاالائِمَّۃُ فِیْشَانِالْمَہْدِیِّ ....
لَمْ یَخْلُصِمِنْھَامِنَالنَّقْدِالاَّالْقَلِیْلُ (مقدمہ ابنِ خلدون)

یعنی وہ تمام احادیث جو مہدی کے متعلق محدیثین نے بیان کی ہیں اِن میں سے نیہایت ہی کم تعداد کو چھوڑ کر کوئی روایت تنقید سے محفوظ نہیں.

آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا فیصلہ

معلوم ہوتا ہے کہ مہدی اور مسیح کے متعلق ابتداء اسلام میں ہی اختلاف شروع ہو چکا تھا اور بعض لوگوں کے ذہن میں یہ امر بیٹھ گیا تھا کہ یہ دو الگ

الگ شخصیتیں ہیں. حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اِس بات کا فیصلہ فرما چکے ہیں کہ مہدی آنے والے مسیح سے الگ شخصیت نہیں بلکہ ایک ہی وجود ہے. چنانچہ صحاحِ ستّہ کی مشہور کتابِ حدیث ابنِ ماجہ میں یہ حدیث درج ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ۔
وَلَاالْمَهْدِيُّ اِلَّاعِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ (ابنِ ماجہ ابواب الفتّن)
یعنی مہدی عیسیٰ بن مریمؑ کے بغیر دوسراشخص نہیں.
اسی طرح ایک اور حدیث میں آپؐ نے فرمایا: يُوْشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ اَنْ يَلْقَى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ اِمَامًا مَّهْدِيًّا (مسند احمد بن حنبل) یعنی آپؐ نے فرمایا کہ تم میں جو زندہ رہے گا قریب ہے کہ وہ عیسیٰ بن مریمؑ سے ملاقات کرے جو کہ امام مہدی ہوگا.
اِس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ مسیح ہی مہدی اور مہدی ہی مسیح موعود ہے.

مہدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا.

یہ جان لینا چاہیئے کہ گو مہدی اور ان کے ماں باپ کے ناموں کے متعلق اختلاف ہے لیکن پھر بھی زیادہ غالب مذہب یہی رہا ہے کہ مہدی کا نام محمد ہو گا اور اسکے باپ کا نام عبداللّٰہ. لیکن اس صورت میں بھی حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ پر کوئی اعتراض نہیں پڑتا کیونکہ سورۃ جمعہ کی آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں ایک اور قوم کی بھی تربیت فرمائیں گے. جس کا یہ مطلب ہے کہ آخری زمانہ میں آپؐ کا ایک بروز مبعوث ہوگا جو آپؐ کے رنگ میں رنگیں ہو کر ایک جماعت کی تربیت کرے گا. پس ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی موعود کا نام

محمد اور اس کے باپ کا نام عبداللّٰہ اس لئے بیان فرمایا کہ تا اس مفہوم کی طرف اشارہ ہو کہ مہدی کوئی مستقل وجود نہیں رکھتا بلکہ وہ آپؐ کا وہی بروز ہے جس کی سورۃ جمعہ میں پیشگوئی فرمائی گئی اور یہ کہ مہدی کا وجود گویا آپؐ ہی کا وجود ہے۔

اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے مسیح اور مہدی کے متعلق فرمایا:

يَدْفَنُ مَعِيْ فِي قَبْرِيْ (مشکٰوۃ المصابیح کتاب الفتن)

یعنی وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوگا۔

اِس سے بھی اِسی اتحادِ روحانی کی طرف اشارہ مقصود تھا، ورنہ نَعُوذبِاللّٰہ یہ گمان کرنا کہ کسی دن آپؐ کی قبر اکھاڑی جائے گی اور اس میں مسیح و مہدی کو دفن کیا جائے گا ایک بیوقوفی اور بے غیرتی کا خیال ہے جسے کوئی سچا با غیرت مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی قبول نہیں کر سکتا۔ پس حق یہی ہے کہ ان تمام اقوال میں آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ مہدی آپؐ کا بروز ہوگا اور اُس کی بعثت گویا خود آپؐ ہی کی بعثت ہوگی۔

اب ہم قرآن و حدیث سے وہ دلائل پیش کرتے ہیں جن کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام وہی مسیح و مہدی ہیں جنہوں نے آخری زمانہ میں آنا تھا اور یہ کہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی اس سلسلہ میں کی گئی پیشگوئیاں پوری ہوچکی ہیں۔ لہٰذا اب کسی اور کا انتظار کرنا فضول ہے۔ اس مضمون میں ہم صرف چھ دلائل پیش کریں گے۔

صداقت کی پہلی دلیل : علامات و نشانات ۔

قرآن اور احادیث میں مسیح اور مہدی کی علامات

اور نشانات گو بیسیوں کی تعداد میں مذکور ہیں لیکن فی‌الحال اس مختصر مضمون میں ہم صرف گیارہ علامات کا ذکر کرتے ہیں. ان میں سے ہر ایک بیان شدہ نشان مستقل طور پر حضرت مسیح موعودعلیہ‌السلام کی صداقت کا زندہ نشان ہے. ع

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہےگر دِل میں ہو خوفِ کردگار

آنحضرت صلی‌اللّٰہ‌علیہ‌وسلم نے فرمایا :

اَلآیَاتُ بَعْدَاَلْمِاَئَتَیْنِ (مشکٰوۃ المصابیح کتاب‌الفتن)

جس کی تشریح تمام علماء نے بِالاِتفاق یہ کی ہے کہ مسیح موعود کی آمد کی علامات بارہویں صدی گزرنے کے بعد ظاہر ہونگی (بحوالہ حجج‌الکرامہ مصنفہ نواب صدیق حسن‌خاں‌صاحب مطبع شاہجہانی واقع بلدہ بھوپال) سو ایسا ہی ہواکہ تیرھویں صدی میں علامات ظہور پذیر ہونا شروع ہوگئیں. دمدار ستارہ نکلا. چاند اور سورج دونوں کو رمضان‌کے مہینہ میں گرہن لگا. اونٹ بیکار ہوگئے. نئی سواریاں، ریل موٹریں جاری ہو گئیں. دریا پھاڑے گئے. نہریں جاری ہوگئیں. پہاڑ توڑے گئے. طاعون پڑی. قحط آئے. بدکاری، جوا، شراب، چوری، قتل‌وغارت عام ہو ئے. زلزلے آئے. چھاپہ خانوں کی کثرت، ناگہانی اموات، ٹڈی‌دل، ماں باپ سے بدسلوکی، اخلاقی‌وتمدنی بگاڑ، مشرق‌ومغرب میں تعلقات کا قیام، عربوں‌کی حالتِ زار، مزدوروں کی طاقت بڑھ جانا، ایک دوسرے پر لعنت‌کرنا، خروجِ دجال و یاجوج‌ماجوج، غلبۂ صلیب وغیرہ یہ تمام وہ نشانات ہیں جو مخبرِصادق صلی‌اللّٰہ‌علیہ‌وسلم نے خدا تعالٰی سے خبر پا کر آخری زمانہ کے متعلق بطور پیشگوئی بیان فرمائے تھے اور

جو پورے بھی ہو گئے. سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس کے لئے یہ علامات ظاہر ہوئیں وہ کون ہے اور کہاں ہے؟ اس کا جواب پورے وثوق اور یقین سے یہی ہے کہ جب یہ تمام علامات ظاہر ہوچکیں تو عین اُس وقت پر حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ قادیانی نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا. چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۴ شوال ۱۲۵۰ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء بروز جمعہ پیدا ہوئے اور ۱۲۹۰ھ کو عین چودھویں صدی کے سر پر آپ نے چالیس برس کی عمر میں شرف مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہو کر دعویٰ مہدویت فرمایا.

۲: ایک اور علامت مسیح موعود کے زمانے کی قرآن مجید میں یہ بیان کی گئی ہے :۔

وَاِذَاالْعِشَارُ عُطِّلَتْ (سورۃالتکویر آیت ۴) یعنی قرب قیامت اور نزول مسیح موعود کی یہ علامت ہے کہ اس زمانہ میں اونٹنیوں کی سواری معطل ہو جائےگی. اس آیت کی تفسیر نزولِ مسیح والی حدیث کے ساتھ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے یوں فرمائی :۔

وَلَيُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا (مشکوٰۃ کتاب الفتن) یعنی اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی اور ان پر لمبے سفر نہ کئے جائیں گے. اب ملاحظہ ہو کہ اِس زمانہ میں یہ علامت کس صراحت سے پوری ہوئی. ریل، موٹر اور ہوائی جہاز نے اونٹوں کی جگہ لے لی. اور اونٹ عملاً بیکار ہوگئے. عرب ممالک میں بھی نئی سواریاں جاری ہو گئیں اور کل تک شاہراہ مکہ و مدینہ پر جہاں سینکڑوں اونٹوں کی قطاریں چلتی تھیں آج اس سڑک پر اونٹوں کی سواری کا نشان نہیں ملتا. اور سینکڑوں موٹر اور لاریاں قطاروں میں حجاج کرام کیلئے آرام دہ

سفر کے سامان مہیا کرتی ہیں.

۳: ۔ وَاِذَاالْبِحَارُ سُجِّرَتْ (سورۃالتکویر آیت ٦) یعنی اور جب دریا پھاڑے جائینگے.یعنی دریاؤں کو پھاڑ پھاڑ کر نہریں بنائی جائنگی. یہ پیشگوئی بھی اِس زمانہ میں عمدگی کے ساتھ پوری ہو چکی ہے.

۴: وَاِذَاالصُّحُفُ نُشِرَتْ (سورۃالتکویر آیت ۱۰)

یعنی کتب، اخبار،رسالے کثرت کے ساتھ شائع ہوں‌گے. یعنی مطبع ایجاد ہوکر اشاعت کا کام بیحد وسیع ہو جائیگا.

۵: وَاِذَاالنُفُوسُ زُوِّجَتْ (سورۃالتکویر آیت ۷) یعنی مختلف ممالک کے لوگ آپس میں مل جائیں گے. یعنی نئے نئے ذرائع آمدورفت اور مواصلات ایجاد ہونگے جو قوموں کے باہمی رابطہ کے سبب بنیں گے اور گذشتہ زمانوں کی طرح ایسا نہیں رہےگا کہ قومیں الگ تھلگ رہیں. یہ علامت بھی آج صفائی کے ساتھ پوری ہو گئی ہے.

٦: وَاَخْرَجَتِا لْاَرْضُاَثْقَالَهَا. (سورۃ الزلزال آیت ۲) یعنی اور زمین اپنے تمام مخفی بوجھ نکال کر باہر پھینک دے گی اور مادی علوم کی کثرت ہوگی. ملاحظہ ہوکہ آج غیر آباد زمین قسم قسم کی فصلیں دے رہی ہے. خشک پہاڑوں اور میدانوں سے تیل نکل رہے ہیں. سعودی عرب کا وہ علاقہ جہاں انسان پانی کی بوند کو ترستا تھا اس کی تہ سے آج وہاں تیل کے چشمے اُبل رہے ہیں. اور آنحرتؐ کی وہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے کہ زمین سونے اور چاندی کی قے کرے گی یعنی اُگل دے گی.

۷: <u>مسلانوں کی مذہبی حالت:</u> آخری زمانہ کی ایک علامت جو بہت سی جزئیات پر مشتمل ہے یہ بتائی

گئی تھی کہ مسیح موعود کے زمانے میں اسلام کی حالت نازک ہوگی اور بیدینی کا زور ہوگا. مسلمان یہودیوں کی طرح ہو جائیں گے اور ان کے علماء کی حالت بھی ابتر ہوجائیگی. اور مسلمانوں میں بہت سے اختلافات پیدا ہوجائیں گےاور ایمان دنیا سے اٹھ جائے گا. وغیرہ وغیرہ. چنانچہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں:

لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا ذِرَاعًا (بخاری کتاب الاعتصام والسنہ) یہ ایک لمبی حدیث ہے. اس کا ترجمعہ یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے مسلانو! تم ضرور بِاضرور اپنے سے پہلے گزری ہوئی امّتوں کے قدم بقدم چلو گے. بَالشت بہ بَالشت اور دَست بدَست. حتیٰ کہ اگر کوئی سابقہ قوم گوہ یعنی سوسمار کے سوراخ میں بھی داخل ہوئی ہوگی. تو تم بھی ویسا ہی کرو گے. عرض کیا گیا. یا رسول اللہؐ ! کیا پہلی امتّوں سے یہود اور نصاری مراد ہیں. آپ نے فرمایا. وہ نہیں تو اور کون ؟ اور ایک روایت میں آتا ہے کہ صلحاء گزر جائیں گے اور صرف بھوسہ رہ جائے گا. جس طرح جَو یا کجھور کا بھوسہ ہوتا ہے. اور اللہ ایسے لوگوں کی بالکل پرواہ نہ کرے گا. اور ایک روایت یوں آتی ہے کہ قریب ہے تمہارےخلاف دوسری امّتیں ایک دوسرے کو مدد کے لئے بلائیں. جس طرح کھانے پینے والا اپنے برتن کی طرف دوسروں کو دعوت دیتا ہے. یعنی تم دوسروں کی خوراک بن جاؤ گے اور وہ ایک دوسرے کو تم پر دعوت دیں گے. ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ! کیاہم اُس دن تھوڑے ہوں گے اور اِس کی قلّت کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا. فرمایا نہیں. بلکہ اُس دن تم کثیر ہوگے لیکن تم اُس جھاگ کی طرح ہوگے جو کہ سیلاب کے بعد ایک برساتی نالے

کے کنارے پر پائی جاتی ہے. یعنی نہایت درجہ ردی اور غیر مفید حالت میں ہوگے اور اللّٰہ تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا. عرض کیا گیا کہ کمزوری سے کیا مراد ہے. فرمایا. دنیا کی محبت اور موت کا ڈر یعنی بزدلی کی وجہ سے نیک کاموں سے رک جانا (بحوالہ ابو داوٗد کتاب الملاحم). اور ایک روایت میں یہ ہے کہ میرے بعد ایک زمانہ میں ایسے علماء پیدا ہوں گے جو میری ہدایت سے ہدایت نہ پائیں گے. اور میری سنت پر کاربند نہ ہوں گے. اور میری امّت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کے دل شیطانوں کے دل ہوں گے گو جسم انسانوں کے سے ہوں گے (مشکٰوۃ کتاب العلم). اور ایک روایت اس طرح پر آئی ہے کہ میری امّت کے علماء کی یہ حالت ہوگی کہ وہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے(مشکٰوۃ کتاب العلم) اور ایک روایت میں یوں ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت کی کثرت ہوگی اور زنا اور شراب خوری کی بھی کثرت ہوگی(مشکٰوۃ کتاب الفتن) اور ایک روایت اس طرح پر آئی ہے کہ میری امّت ۷۳ فرقوں میں منقسم ہوجائے گی جو سب آگ سے رستہ پر ہوں گے سوائے ایک کے اور وہ جماعت والا فرقہ ہوگا (مشکٰوۃ کتاب الاعتصام) . اور ایک روایت میں یوں ہے کہ ایمان دنیا سے اٹھ جائیگا. لیکن اگر وہ ثریا پر بھی چلا گیا یعنی دنیا سے بالکل ہی مفقود ہو گیا تو بھی ایک فارسی‌الاصل‌شخص‌اسے واپس اتار لائیگا (بخاری کتاب التفسیرسورۃ جمعہ) . یہ وہ نقشہ ہے جو سرور کائنات صلی‌اللّٰہ‌علیہ‌وسلم نے اپنی امّت کے اُس آخری گروہ کا کھینچا ہے جس میں مسیح موعود کی بعثت مقدر تھی. اب ناظرین خود دیکھ لیں کہ آیا اِس زمانے

میں مسلمانوں کی حالت اس نقشہ کے مطابق ہے یا نہیں؟ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا زمانہ نہیں آیا کہ جب مسلمانوں کی حالت دینی لحاظ سے ایسی پست اور خراب ہوئی جو اِس زمانے میں ہے. اور یہ ایسی بات ہے جس پر کسی دلیل کے لانے کی ضرورت نہیں. مسلمان اعمال میں سست ہیں. اعتقاد میں بھی اندھیرے میں ہیں. قبروں پر سجدے کئے جاتے ہیں. مردوں سے مرادیں مانگتے ہیں. شراب خوری، زناکاری، حرام خواری کا بازار گرم ہے. سود کو شیرمادر کی طرح سمجھا جاتا ہے. علماء خود بیماریوں میں مبتلا ہیں. یہ تمام حالات پکار پکار کر بتا رہے ہیں کہ یہی وہ زمانہ ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ڈرایا تھا اور یہی وہ وقت ہے جس میں اسلام کے عظیم الشان مجدد اور مسیح اور مہدی کی آمد مقدر تھی. ع

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا
(کلام حضرت مسیح موعودؑ)

اہل فکر و نظر کی اس زمانہ کے بارہ میں رائے: ۔

علامہ اقبال نے چودھویں صدی کے مسلمانوں کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے. ع

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
(کلیات اقبال. بانگ درا)

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لَآ اِلٰہَ اِلاَّ للّٰہ
(ضرب کلیم)

مزید وہ اس زمانے کے مولویوں کے حالات کے متعلق یوں

نقشہ کھینچتے ہیں ع

دین غازی فی سبیل اللّٰہ جہاد
دین مُلا فی سبیل اللّٰہ فساد

اسی طرح مولانا حالی اس زمانہ میں مسلمانوں کے حالات کے متعلق یوں رقمطراز ہیں :۔ ع

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اِک اسلام کا رہ گیا نام باقی

ایک اور جگہ حالی صاحب نے اس زمانےکی تصویر کشی کچھ یوں کی ہے:۔ ع

اے خاصۂ خاصانِ رسُل وقتِ دُعا ہے
امّت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی سیزرو کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقراء ہے
وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں
آج اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم قضا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امّت کے نگہباں
بیڑہ یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

مشہور عالم دین مولانا مودودی صاحب کھلے الفاظ میں اقرار کرتے ہیں کہ اب مسلمانوں کی حقیقی اصلاح دنیاوی علماء اور مولویوں کے بس کی بات نہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں : اکثر لوگ اقامت دین کی تحریک کے لئے کسی ایسے مردِ کامل کو ڈھونڈتے ہیں جو اُن میں سے ایک ایک شخص کے تصورِ کمال کا مجسمہ ہو.
دوسرے الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں

اگرچہ زبان سے ختمِ نبوت کا اِقرار کرتے ہیں اور کوئی اجرائے نبوت کا نام بھی لے دے تو اس کی زبان گُدّی سے کھینچنے کے لئے تیار ہو جائیں مگر اندر سے ان کے دل ایک نبی مانگتے ہیں اور بنی سے کم پر راضی نہیں. (ترجمان القران دسمبر۱۹۴۲ء)

۸: ۔ خروجِ دجال : ۔

مسیح موعودؑ کےزمانہ میں دجّال کا خروج ہوگا.جس کا فتنہ دنیا کے سارے اگلے پچھلے فتنوں سے بڑا ہوگا. آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : ۔
مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلاَّ قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَہٗ اَلاَعْوَرَاَلْکَذَّابَ (مشکٰوۃ کتاب الفتن). یہ ایک لمبی حدیث ہے جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے کہ :

کوئی نبی نہیں گذرا جس نے اپنی امّت کو یک چشم کذّاب سے نہ ڈرایا ہو.خبردار. ہوشیار ہو کر سن لو. کہ وہ یک چشم ہے مگرتمہارا رَب یک چشم نہیں.اُس یک چشم دجّال کی آنکھوں کے درمیان ك، ف، ر لکھا ہوگا. اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے ساتھ جنت اور نار کی مثال لائے گا. مگر جس چیز کو وہ جنت کہے گا. وہ دراصل نار ہوگی. اور ایک روایت میں ہے کہ دجّال خروج کرے گا اور اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوں گے. مگر وہ چیز جو لوگوں کو پانی نظر آئے گی وہ دراصل جلانے والی آگ ہوگی اور وہ جسے لوگ آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا اور میٹھا پانی ہوگا. اور دجّال کی آنکھ بیٹھی ہوگی. اور اس پر ایک بڑا ناخنہ سا ہوگا. اور اس کی آنکھوں کے درمیان کفر لکھا ہوا ہوگا. جسے ہر مومن پڑھ سکے گا. خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو. اور ایک روایت میں ہے کہ دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا. پس تم میں سے کوئی اسے پائے تو

اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے. کیونکہ سورۃ کہف کی ابتدائی آیات اس کے فتنے سے تم کو بچانے والی ہوں گی. اور ایک روایت میں ہے کہ دجّال آسمان (بادل) کو حکم دے گا کہ پانی برسا تو وہ برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا کہ اگا تو وہ اگائے گی. اور وہ ویرانے پر گزرے گا اور اسے حکم دے گا کہ اپنے خزانے باہر نکال تو اُس کے خزانے باہر نکل کر اِس کے پیچھے ہولیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ دجّال لوگوں سے کہے گا کہ دیکھو اگر میں اس شخص کو قتل کردوں اور پھر زندہ کردوں کو کیا تم میرے امر میں شک کرو گے. لوگ کہیں گے نہیں. پھر وہ اسے مارے گا اور پھر دوبارہ زندہ کرے گا. اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے ساتھ ایک پہاڑ روٹیوں کا ہوگا اور ایک نہر پانی کی ہوگی. اور ایک روایت میں ہے کہ دجّال ایک چمکدار گدھے پر ظاہر ہوگا. اور وہ گدھا ایسا ہوگا کہ اس کے دو کانوں کے درمیان ستر ہاتھ کا فاصلہ ہوگا (مشکٰوۃ کتاب الفتن).

یہ دجال کی کیفیت ہے جو مشکٰوۃ کی مختلف روایتوں میں درج ہے. اب دیکھنا یہ ہے کہ دجّال کون ہے اور آیا وہ ظاہر ہو گیا ہے یا نہیں؟ سب سے پہلے دجّال کےلفظ پر غورکرنا چاہیئے.عربی زبان میں لفظ دجّال کے چھ معانی ہیں. اول دجّال کے معنے کذّاب یعنی سخت جھوٹا. دوسرا دجّال کے معنے ڈھانپ لینے والی چیز کیونکہ عربی میںکہتے ہیں دَجَلَ اَلْبَعِیْرَ فلاں نے اونٹ کے جسم پر حِنا کو اس طرح ملا کہ کوئی جگہ خالی نہ رہی.لغت کی کتاب تاج العروس میں ہے کہ لِاَنَّہٗ یَعُمُّ الاَرْضَ یعنی دجّال زمین کو ڈھانپ لے گا. تیسرے دجّال کے معنے زمین میں سیروسیاحت کرنے والا. چنانچہ کہتے ہیں

دَجَلَ الرَّجُلُ فلاں نے تمام روئے زمین کو سیروسیاحت سے قطع کیا. چوتھے دجّال کے معنے بڑے مالدار اور خزانے والے کے ہیں. پانچویں دجّال ایک بڑے گروہ کو کہتے ہیں جو اپنے افراد کی کثرت سے روئے زمین کو ڈھانک لے. چھٹے دجّال اس گروہ کو کہتے ہیں جو تجارت کے اموال اٹھائے پھرے یہ تمام معنے لغت کی کتاب تاج العروس میں درج ہیں. پس ان معنوں کے لحاظ سے دجّال کے یہ معنے ہوئے کہ ایک کثیرالتعداد جماعت جو تاجر پیشہ ہو اور اپنا تجارتی سامان دنیا میں اٹھائے پھرے اور جو نہایت مالدار اور خزانوں والی ہو. اور جو تمام دنیا کو اپنی سیروسیاحت سے قطع کر رہی ہو. گویا کوئی جگہ اس سے خالی نہ رہی ہو. اور مذہباً وہ ایک نہایت جھوٹے عقیدہ پر قائم ہو.

اب ایک عقلمند انسان دجّال کے لغوی معنوں کو حدیث نبویؐ کے تشریحی معنوں سے ملا کرجب غور کرتا ہے تو فوراً اس کی طبیعت یہ فیصلہ کرتی ہے کہ دجّال سے مراد مغربی ممالک کی مسیحی اقوام ہیں جو اس زمانہ میں تمام روئے زمین پر چھا رہی ہیں. ان کا یک چشم ہونا ان کی مادیت ہے جس نے ان کے دین کی آنکھ کو بند کر رکھا ہے. ہاں دنیا کی آنکھ خوب کھلی اور روشن ہے. ان کی آنکھوں کے درمیان کفر کا لفظ لکھا ہونے سے ان کا صریح جھوٹا الوہیّت کا عقیدہ ہے جسے ہر سچا مومن خواہ خواندہ ہو یا نا خواندہ پڑھ سکتا ہے. اور ان کا زمین و آسمان میں تصرف کرنا اور خزانے نکالنا وغیرہ سے مراد ان کا علوم جدیدہ اور سائنس اور سیاسی غلبہ میں ترقی کرنا ہے. مارنے اور زندہ کرنے سے مراد ان کی طب و سرجری میں مہارت کی طرف اشارہ ہے. اور دجّال کے ساتھ جنت دوزخ

کا ہونا یہ ہے کہ جو شخص ان کی بات مانتا ، ان کا پیرو بنتا اور ان کا مذہب اختیار کرتا ہے وہ ظاہراً ایک جنت یعنی دنیاوی خوشحالی میں داخل ہوجاتا ہے. گو دراصل وہ دوزخ میں ہوتا ہے. ان کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہرکا ہوناتوایک واضح چیز ہے جس کی تشریح کی ضرورت نہیں. دجال کے گدھے سے مراد خصوصاً ریل اور عموماً نئی سواریاں ہیں. اب جبکہ دجّال دنیا میں ظاہر ہو گیا تو دجّال کا مقابلہ کرنے والا مسیح بھی اس زمانہ میں ظاہر ہونا ضروری تھا. پس وہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوۃ والسلام ہیں.

۹ ۔ نویں علامت :۔

مسیح موعود کے زمانے میں یاجوج ماجوج پورے زور سے دنیا میں ظاہر ہوں گے اور دنیا کے اکثر حصہ پر قابو پا لیں گے. چنانچہ قرآن شریف میں آتا ہے :

حَتّٰیٓ اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ (سورۃ الانبیا آیت ۹۶)

اور دوسری جگہ آتا ہے کہ :

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا. (سورۃ الکہف آیت ۹۹)

یعنی : جب یاجوج ماجوج کھولے جائیں گے (اور وہ بلند مقام سے دوڑتے ہوئے) آئیں گے اور قومیں ایک دوسرے کے خلاف اٹھیں گی اور اس وقت ایک صور پھونکا جائے گا. جو ان سب کو جمع کرے گا.

اب جاننا چاہیئے کہ یاجوج ماجوج سے امریکہ اور روس مراد ہیں. یہ قومیں کمزور حالت میں تھیں لیکن پھر خدا نے ان کو ترقی دی اور انہوں نے دنیا کے بیشتر حصے کو گھیر لیا. اور بہت طاقت پکڑ گئے اور

نُفِخَ فِی الصُّورِ سے مراد مسیح موعود کی بعثت ہے.
کیونکہ خدا کے مسیح بھی ایک صور یعنی بگل کی
طرح ہوتے ہیں جن کے ذریعہ خدا دنیا میں اپنی آواز
کو بلند کرتا ہے. اور پھر ان کے زریعے لوگوں کو ایک
نقطہ پر جمع کر دیتا ہے.

۱ ۔ علامہ اقبال بھی اس حقیقت کا اقرار کرتے ہوئے
لکھتے ہیں. ع

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشمِ مسلم دیکھ لے تفسیر حرفِ ینسلون
(بانگ درا)

۲ ۔ بائیبل بھی انہی قوموں کو یاجوج ماجوج قرار دیتی
ہے. حزقیل نبی کے صحیفے میں ان کا علاقہ روس توبل
اور مسک (ماجودہ ماسکو) بتلایا گیا ہے چنانچہ لکھا
ہے کہ :

دیکھ اے جوج روش اور مسک اور توبل کے فرمانروا میں
تیرا مخالف ہوں (حزقیل باب ۹۳ آیت ۱)

۳ ۔ لغوی معنوں کے اعتبار سے یاجوج ماجوج سے مراد
ایسی قومیں ہیں جو آگ سے کام لیتی ہیں. آگ کی جنگ
لڑتی ہیں اور پھر آگ کی رنگت والی ہیں. اور یورپین
اقوام پر یہ معانی اطلاق پاتے ہیں. دجّال ان کا نام مذہبی
لحاظ سے ہے اور سیاسی اعتبار سے انہیں یاجوج ماجوج
کہا گیا ہے. انکی صفت اور طاقت کے متعلق حدیث میں
آتا ہے: لَایَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِھِمْ (مسلم کتاب الفتن)
یعنی کسی کو اُن سے لڑنے کی طاقت نہ ہوگی.

اور ان قوموں کا عروج جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے
نزول مسیح کے بعد مقدر تھا پس ان کا عروج اپنی ذات
میں میں بھی دلالت کرتا ہے کہ مسیح موعود نازل ہو
چکا ہے.

۱۰:۔ دسویں علامت :۔

مسیح اور مہدی کی ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کے زمانہ میں معیّن تواریخ میں چاند اور سورج کوگرہن لگےگا۔ چنانچہ امام محمد باقرؒ سے یہ حدیث روایت ہے کہ : اِنَّ لِمَھْدِیْنَااٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَامُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰاتِ وَالاَرْضِ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لاَوَّلِ لَیْلَةٍ مِنْ رَّمَضَانَ وَ تَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ (دارقطنی کتاب العیدین) یعنی آنحرتؐ نے فرمایا کہ ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں جو زمین و آسمان کی پیدائش سے اب تک (کسی اور مامور کے حق میں) ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی کے زمانہ میں رمضان کے مہینے میں چاند کو (اُسکی مقررہ راتوں یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ میں سے) اول رات (یعنی۱۳ کو) گرہن لگےگا اور سورج کو (اسکے مقررہ دنوں یعنی ۲۷، ۲۸، ۲۹ میں سے) درمیان (والے دن یعنی ۲۸) کو گرہن لگے گا اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کیا کبھی کسی مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔

پس ۱۸۹۴ء کو رمضان کے ماہ میں دنیا کے اِس نصف کرّہ میں چاند کو ۱۳ تاریخ اور سورج کو ۲۸ تاریخ کو گرہن لگ چکے ہیں۔ اور یہی واقع ۱۸۹۵ء میں دنیا کے دوسرے نصف کرّہ (یعنی امریکہ) میں دہرایا گیا۔ اب واضح ہو کہ یہ نشان کس صفائی کے ساتھ پورا ہوچکا ہے۔ حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ ع

آسماں میرے لئے تُو نے بنایا اِک گواہ
چاند سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔ ع

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا

یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

۱۱: ۔ گیارہویں علامت :۔

ایک اہم علامت کسرِ صلیب ہے. آنحضرتؐ نے فرمایا کہ : فَلَیَکْسِرَنَّ الصَّلِیْبَ (مشکٰوۃ کتاب‌الفتن باب نزول عیسی) یعنی مسیح بعد از نزول صلیب کو توڑے گا. ان ہم غور کرتے ہیں کہ کسرِصلیب سے کیا مراد ہے؟ اور کیا حضرت مرزا صاحب کے زریعے صلیب ٹوٹی ہے کہ نہیں؟ سو یاد رہے کہ کسرِصلیب سے مراد یہ تو ہرگز نہیں‌کہ مسیح موعود لکڑی وغیرہ کی صلیب توڑتا پھرے گا. کیا مادی صلیب توڑے جانے سے مسیح پرستی دنیا سے مٹ سکتی ہے؟؟ کیا بنانے والے اس صنعتی دور میں مزید مادی صلیب نہ بنا سکیں گے؟؟ معلوم ہوا کہ کسرِصلیب کے یہ معنی غلط ہوئے. پس صحیح مفہوم کسرِصلیب کا یہ ہے کہ دلائلِ قوّیہ سے عیسائیت کے عقیدہ کا بطلان ثابت کیا جائے گا. یہی معنے کسرِصلیب کے امّت کے پہلے بزرگوں نے بیان کئے ہیں. شرح مشکٰوۃ میں لکھا ہے: پس توڑیں گے صلیب کو یعنی باطل کریں گے دینِ نصرانیت کو (مظاہرالحق شرح مشکٰوۃ)

اسی طرح عمدۃالقاری شرح بخاری میں علامہ بدرالدین لکھتے ہیں : ابطال النصرانیہ والحکم بشرع‌الاسلام (عمدۃالقاری جلد ۱۲) یعنی مسیح موعود عیسائیت کو باطل کریں گے اور اسلامی شریعت‌کے مطابق فیصلہ‌کریں گے.

اب جبکہ ہم مرزا صاحب کے کارناموں کو دیکھتے ہیں تو آپ کا بڑا کارنامہ دیگر عظیم‌الشان کارناموں کے ساتھ یہ نظر آتا ہے کہ آپ نے صلیب کو توڑ دیا.

درحقیقت کسرِصلیب کی پیشگوئی دو پیشگوئیوں پر مشتمل ہے. ایک تو یہ کہ اس زمانہ میں عیسائیت کا دنیا پر غلبہ ہو گا. چنانچہ یہ پیشگوئی ہم واضح طور پر پوری ہوتی دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں عیسائیت ساری دنیا کو اپنی آغوش میں لے رہی تھی. کوئی اسلامی ملک ایسا نہ رہا تھا کہ جس پر عیسائیوں کا غلبہ نہ ہو گیا ہو.

اور عیسائیت کی وسیع تنلیغ اور یسوع مسیح کی منادی مشرق سے مغرب تک تمام دنیا میں ہو رہی تھی. ادھر مسلمانوں کے غلط عقائد مثلاًحیاتِ مسیحؑ، مسیحؑ کا آسمان پر زندہ اٹھایا جانا اور امّت محمدیہؐ کی اصلاح کیلئے محمدرسول اللهؐ کو چھوڑ کر خدا کا مسیح کو محفوظ رکھنا اور تمام نبیوں میں صرف مسیح ہی کا مسِ شیطان سے پاک ہونا اور اس کا پرندوں کا خالق ہونا اور مردوں کا زندہ کرنا یہ سب عقائد اپنی موجودہ صورت میں عیسائیت کی امداد کر رہے تھے. جس کے نتیجہ میں لاکھوں کلمہ گو مسلمان مرتد ہو کر عیسائیت میں داخل ہو گئے تھے. حضرت مرزا صاحبؑ نے عیسائیوں کے دو بنیادی عقائد تثلیث اور کفارہ کو دلائل سے ایسا پاش پاش کیا کہ کسی عیسائی کو آپؑ کے سامنے دم مارنے کی طاقت نہ ہوئی اور عیسائیت کی تردید میں آپؑ نے وہ لٹریچر چھوڑا جو قیامت تک تثلیث اور کفارہ کی لاشوں کو اُٹھنے نہ دیگا.

مثال کے طور پر آپؑ نے دنیا کے سامنے یہ تین عظیم الشان تاریخی تحقیقات پیش کیں جنھوں نے عیسائیت کو بنیادوں سے اٹھا کر دے مارا.

اوّل۔ مسیح ناصریؑ جن کی صلیبی موت پر کفارہ کی

عمارت کھڑی کی گئی ہے صلیب پر چڑھائے تو بیشک گئے مگر وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ غشی کی حالت میں ہی صلیب سے اتار لئے گئے. اور آپؑ نے یہ بات ایسے روشن دلائل کے ساتھ ثابت کردی کہ کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ رہی.

دوسرے ۔ آپؑ نے واضح دلائل سے ثابت کیاکہ مسیح ناصریؑ جن کو خدا بنایا گیا ہے فوت ہو چکے ہیں.

تیسرے ۔ آپؑ نے زبردست تاریخی دلائل سے ثابت کیا کہ واقع صلیب کے بعد مسیحؑ اپنے ملک سے ہجرت کر کے کشمیر کی طرف آگئے اور وہاں کشمیر میں ان کی قبر اب بھی موجود ہے.

کیا ان زبردست تحقیقات کے بعد الوہیتِ مسیح اور کفارہ کا کچھ حصہ باقی رہ جاتا ہے؟

اسی طرح آپؑ نے مسلمانوں کی مروّجہ غلط عقائد کی اصلاح کی اور مسیحؑ کے متعلق مسلمانوں کے اندر جو مشرکانہ عقائد تھے انکو قرآن و حدیث کی روشنی میں حل کیا. اور مسلمان عیسائی ہونے سے بچنے لگے.

دو غیرازجماعت لیڈروں کی شہادت: ۔

اب ہم مرزا صاحبؑ کے اس کارنامے پر غیرازجماعت دو مسلمان لیڈروں کے تبصرے پیش کرتے ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ دنیا مان گئی کہ مرزا صاحبؑ کے زریعہ صلیب ٹوٹ گئی.

۱ ۔ مولانا ابوالکلام آزاد (اخبار وکیل امرتسر کے اڈیٹر) لکھتے ہیں: مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں.اس لٹریچرکی قدروعظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے

تسلیم کرنی پڑتی ہے .... اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑا دیئے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں بن کر اڑنے لگا۔ (اخبار وکیل امرتسر جون ۱۹۰۸ء)

۲ ۔ مولوی نور محمد صاحب قادری نقشبندی چشتی مالک کارخانہ تجارت کتب دہلی اپنے مقدمہ قرآن مطبوعہ ۱۹۳۴ء (دہلی) کے صفحہ ۳۰ پر لکھتے ہیں:

اسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرارلے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا....... حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہوگئے اور اس کی جماعت سے کہا عیسیٰ جس کا نام تم لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہوکر دفن ہوچکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں .... اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے ماری۔

صداقت کی دوسری دلیل

دعویٰ سے پہلے کی زندگی :۔

خدا تعالیٰ کے انبیا اور مامورین کی صداقت کا معیار دعویٰ سے پہلے اُن کی وہ پاک اور بے عیب زندگی ہے

جسے وہ لوگوں میں گزار چکتے ہیں. چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے اللّٰہ تعالیٰ آنحضرت محمد مصطفی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ آپ اپنے مخالفوں سے کہیں کہ : فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِه اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (سورۃ یونس آیت ١٦) ترجمہ: میں نے تمہارے درمیان دعویٰ نبوت سے پہلے ایک لمبی زندگی گزاری ہے کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ؟

یعنی جب میں پہلے جھوٹ نہیں بولتا تھا تو اب کیسے جھوٹ بول سکتا ہوں. !

اس آیت سے ثابت ہے کہ نبی کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی نہایت ہی پاکیزہ ہوتی ہے اور دعویٰ کے نتیجے میں بدترین دشمن ہو جانے والے بھی یہ نہیں دِکھا سکتے کہ دعویٰ سے پہلے کی زندگی میں کوئی ایسا موقع آیا ہو کہ جب انہوں نے اُن (مدعیٔ نبوت) پر کوئی اعتراض کیا ہو. اس معیار کے مطابق نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے شدید مخالف (مثلاً ابولہب) بھی یہی کہتے نظر آتے ہیں کہ : مَاجَرَّ بْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا. یعنی کہ ہم نے آپؐ سے سوائے سچ کے اور کبھی کچھ تجربہ نہیں کیا (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الشعر آء).

پس ثابت ہوا کہ نبی کی قبل از دعویٰ زندگی دوست و دشمن کے تجربہ کی رو سے پاک ہوتی ہے. گو دعویٰ کے بعد انکی زندگی مزید پاک ہوجاتی ہے مگر چونکہ دعویٰ کی وجہ سے لوگ اس کے دشمن ہو جاتے ہیں اس لئے بعد میں طرح طرح کے اعتراض شروع کر دیتے ہیں. لہٰذا آیئے ہم اس قرآنی معیار کی رو سے حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ کو پرکھیں.

حضرت مرزا صاحبؑ فرماتے ہیں :۔ اب دیکھو خداتعالیٰ نے تم پر اپنی حجّت کو اس طرح پر پورا کر دیا ہے کہ

میرے دعویٰ پر ہزارہا دلائل قائم کرکےتمہیں موقعہ دیا ہےکہ تا تم غورکرو کہ وہ شخص جو تمہیں اس سلسلہ کی‌طرف بلاتا ہے وہ خودکس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے اور تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے یہ بھی اِس نے جھوٹ بولا ہوگا. کون تم میں سے ہے جو میرے سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے؟ پس یہ خدا کا فضل ہے جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کیلئے یہ ایک بڑی دلیل ہے. (تذکرہ الشہادتین)
اِس چیلنج کو شائع ہوئے تقریباً ۹۰ سال کا عرصہ گزر چکا مگر آج تک کسی کو اس کے قبول کرنے کی جرأت نہیں ہوئی . ہاں مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی سراج دین صاحب (والد مولوی ظفر علی خاں اڈیٹر اخبار زمیدار لاھور) جو بچپن کے زمانہ سے آپؑ کو جانتے تھے دونوں نے آپؑ کی پاکیزہ زندگی کی یوں شہادت دی.
١ ـ مولوی محمد حسین بٹالوی(جو دعویٰ‌کے بعد سلسلہ کے شدید ترین مخالف ہوئے) لکھتے ہیں: مؤلف براہینِ احمدیہ مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدے کی رو سے وللہ حسیبہ شریعت محمدیہؐ پر قائم پرہزگار اور صداقت شعار ہیں. (اشاعتہ السنہ جلد ۷ نمر ۹)
نیز لکھتے ہیں کہ : اس کا مؤلف (مرزا صاحب) بھی اسلام کی مالی و جانی و قلبی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس‌کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے .(اشاعتہ‌السنہ جلد ٦ نمبر ۷).

۲ ۔مولوی سراج الدین صاحب لکھتے ہیں: مرزاغلام احمد صاحب ۱۸٦۰ء اور ۱۸٦۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے اس وقت آپؑ کی عمر ۲۲ ، ۲۳ سال کی ہوگی. ہم چشم دید شہادت سے کہتے ہیں کہ جوانی میں نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے. (اخبار زمیندار ۸ جون ۱۹۰۸ء)

صداقت کی تیسری دلیل

جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے :۔

نبی کی صداقت کا یہ قرآنی معیار ہے کہ اگر وہ جھوٹا ہوتو دعویٰ کے بعد زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ جلد ہی ناکام اور ہلاک ہو جاتا ہے. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ .لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ. ثُمَّ لَقَطَعْنَامِنْهُ الْوَتِيْنَ.(سورۃ الحاقہ آیات ۴۴،۴۵،۴٦)

ترجمہ : اگر یہ نبی (حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم) کوئی جھوٹا قول الہام کا بنا کر ہماری طرف منسوب کر تا تو ہم یقینا اسکو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اسکی شاہ رگ کاٹ کر اس کو ہلاک کر دیتے.

اس آیت سے معلوم ہوا کہ گویا اگر کوئی شخص جھوٹا الہام بناکر خداکی طرف منسوب کرےتو وہ جلد ہلاک ہو جاتا ہے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو صداقت کی کسوٹی ہیں تئیس سال دعویٰ وحی و الہام کے بعد زندہ رہے اس لئے کوئی جھوٹا مدعی الہام و وحی اتنا عرصہ زندہ نہیں رہ سکتا جتنا عرصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے.

اس معیار کو تمام مسلمان تسلیم کرتے ہیں. حتیٰ کہ سلسلہ احمدیہ کے مخالف فرد مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی لکھتے ہیں :۔

نظامِ عالم میں جہاں اور قوانین الٰہی ہیں وہاں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعیٔ نبوت کو سرسبزی نہیں ہوتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے . (تفسیر ثنائی جلد اول)

پس حضرت مرزا صاحبؑ دعویٰ الہام کے بعد تقریبا ۲۵ سال سے زیادہ عرصہ تک زندہ رہے باوجود یکہ دشمنوں کی طرف سے آپ کے قتل کی سازشیں ہوتی رہیں. قتل کے مقدمات بنائے جاتے رہے. مگر آپ الٰہی وعدوں کے مطابق محفوظ اور مامون رہے اور ترقی پر ترقی کرتے چلے گئے جو آپؑ کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے. آپؑ فرماتے ہیں : ع

افتراء کی ایسی دُم لمبی نہیں ہوتی کبھی
جو ہو مثلِ مدّت خیرا لرسل فخرِ خیار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نَے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہر یار

صداقت کی چھوتھی دلیل

نصرتِ الٰہی :۔

اللّٰہ تعالٰے کا یہ ابدی قانون اور اس کی یہ قدیم سنت ہے کہ وہ دشمنوں سےمقابلہ کے وقت اپنے سچے مامور کی مدد اور نصرت کرتا ہے اور ان کے مخالفین کی معاندانہ اور مخالفانہ سرگرمیوں کو ہر گز کامیاب نہیں ہونے دیتا. اللّٰہ تعالٰی فرماتا ہے :۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ افِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ یَوْمَ یَقُوْمُ ا لْاَشْہَادُ . (سورۃ المومن آیت ۵۱) یعنی ہم اپنے انبیاء اور ان کی جماعتوں کی اس دنیا میں مدد

کرتے ہیں اور پھر قیامت کے دن بھی ہم انہی کے مدد گار ہونگے.

اسی طرح فرمایا :۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (سورۃ المجادلہ آیت ۲۱) یعنی اللّٰہ تعالٰی نے ازل سے فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ اور اُس کے رسول ہی ہمیشہ غالب رہیں گے.

اگر اس معیار پر حضرت مرزا صاحبؑ کو پرکھا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ باوجودیکہ انہیں اور ان کی جماعت کو مٹانے کی ہزارہا کوششیں کی گئیں مگر یہ تمام کوششیں ناکام ہوئیں اور آپؑ کی جماعت اور مشن دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتے اور پھیلتے گئے . اور آج لکھوکھا لوگ آپؑ کی غلامی پر نازاں ہیں اور آپؑ کے معاندین اور مخالفین میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا . آپؑ کا شدیدترین مخالف محمد حسین بٹالوی ذلّت کی موت مرا اور اسکی نسل کلیاتاً معدوم کی گئی سوائے ایک پوتے کے جو اُس کا بیٹا نہ رہا بلکہ حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لا کر آپؑ کی روحانی اولاد میں شامل ہو گیا . اسی طرح سعداللّٰہ لدھیانوی ابتر مرا . لیکھرام قتل ہوا. ڈاکٹر ڈوئی پر فالج گرا. چراغ دین جمونی طاعون کا شکار ہوا. نہ وہ خود رہا نہ اس کا کوئی نام لیوا رہا.

اگرچہ یہ فہرست بہت طویل ہے اور اختصار ملحوظ خاطر ہے مگر باوجود اس اختصار کے اِس دور کے ایک فرعون جنرل ضیاالحق (سابق صدرِ پاکستان) کا ذکر بہت ضروری ہے. جنرل موصوف نے اقتدار کے نشہ میں بارہا یہ اعلان کیا کہ : وہ اپنی زندگی میں (بقول اُنکے) قادیانیت کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے. مگر وقت نے دکھایاکہ اللّٰہ تعالٰی نے اِس دشمن سلسلہ

کا ریزہ ریزہ اڑا دیا اور اِک آگ میں جل کر اُس کا جسم خاکستر ہوگیا اور اسکی راکھ بھی منتشر ہوگئی. اور امام وقت (حضرت مرزا صاحبؑ) کے چوتھےخلیفہ (حضرت مرزا طاہر احمد) کا وہ کلام جو آپ نے ا ِسی فرعون کے بارہ میں اُس کی زندگی میں فرمایا تھا لفظاً لفظاً پورا ہوا کہ : ع

ہمیں مٹانےکا زعم لےکر اٹھے ہیں جوخاک کے بگولے
خدا مٹا دیگا خاک اُنکی کریگا رسوائے عام کہنا
(کلامِ طاہر)

دوسری طرف خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ اور آپکی جماعت کو اتنی ترقی دی کہ آج آپؑ کی جماعت پر سورج غروب نہیں ہوتا.

صداقت کی پانچویں دلیل علمِ غیب پر اطلاع پانا:

اللّٰہ تعالی قرآنِ پاک میں سچے نبی کی یہ علامت بیان فرماتا ہے کہ اس پر امورِغیب کھولے جاتے ہیں اور سچا مامور قبل از وقت خدا تعالیٰ سے علم پا کر ایسی پیشگوئیاں کرتا ہے جو وقت پر پوری ہو کر اس کی صداقت کا نشان بنتی ہیں.چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَایُظۡھِرُ عَلٰی غَیۡبِہٖ اَحَداً . اِ ﱠلامَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ.
یعنی وہ غیب پر کثرت سے اطلاع نہیں دیتا مگر اپنے رسولوں کو. (سورۃ الجن آیت ۲۷،۲۶)

پس جس شخص کو کثرت سے امورِغیبیہ پر اطلاع ملے اور اس کی وحیٔمصفی پانی کی طرح ہو جو ہر قسم کی کدورت سے پاک ہو اور عظیم‌الشان باتوں سے قبل از وقت اسے آگاہ کیا جائے وہ اللّٰہ تعالیٰ کا سچا مامور ہے اِسی طرح بائیبل میں بھی آتا ہے کہ جھوٹے نبی کی علامت ہےکہ جو بات وہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے کہے

وہ پوری نہ ہو.

اس معیارکےماتحت جب ہم حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دعویٰ کو دیکھتے ہیں تو آپؑ کی سچائی ایسے دن کی طرح نظر آتی ہے جس کا سورج نصف‌النہار پر ہو آپؑ کی بیان کردہ پیشگوئیاں اتنی تعداد پر مشتمل ہیں کہ اگر ان کو تقسیم کیا جائے تو کئی نبیوں کی نبوت ثابت ہو جائے. یہ پیشگوئیاں جو آپؑ نے کیں بیسیوں اقسام کی تھیں. بعض سیاسی امورکے متعلق تھیں، بعض اجتماعی امور کے متعلق، بعض دشمنانِ اسلام و دشمنانِ سلسلہ کی ہلاکت کے متعلق تھیں، بعض احمدیت کی ترقی کے متعلق، بعض حکومتوں اور بادشاہوں کے متعلق. الغرض مختلف امور کے متعلق تھیں. اختصار کی خاطر ہم یہاں صرف چار پیشگوئیاں بطور نمونہ پیش کرتے ہیں.

پہلی پیشگوئی:

حضرت مسیح موعودؑ نے چالیس دن تک اللّٰہ تعالٰی کے حضور نہایت عاجزی اور تضّرع سے دعائیں کیں. اللّٰہ تعالٰی نے ان دعاؤں کو قبولیت کا جامہ پہناتے ہوئے آپؑ کو ایک پسرِموعود کی خبر دی جس کی نسبت فرمایا کہ : وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی. (تذکرہ صفحہ ۱۳۹)

یہ پیشگوئی نہایت شان سے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح‌الثانیؓ کے وجود میں پوری ہوئی. چنانچہ آپ کے دورخلافت میں جماعت دور دراز دنیا کے ملکوں (خصوصاً افریقی ممالک) میں زور کے ساتھ پھیلی. پسرِ موعود کی خوشخبری کے ساتھ ہی اللّٰہ تعالٰی نے آپؑ کی فتح اور آپؑ کے غلبہ اور آپؑ کے دشمنوں کے تنزل اور ناکامی کی خبر دی.اور

آپؑ کی نسل کے بکثرت ہونے اور آپؑ کے دشمن رشتہ داروں کے مقطوع النسل ہونے کی زبردست پیشگوئی فرمائیں. چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بشارت دے کر الہاماً فرمایا کہ : تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا. مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہونگے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائےگی اور اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بَلا نازل کریگا یہانتک کہ وہ نابود ہو جائیں گے. ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے. اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہو گا. لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرےگا. خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا. تیری ذریت منقطع نہ ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہےگی. خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزّت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچادے گا. میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا. پر تیرا نام صفحہٴ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا. اور ایسا ہو گا کہ سب لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے ہیں اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی و نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کریگا. اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا. میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا. اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے. خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا. اور وہ

علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے.... اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے. (تذکرہ ص ۱۴۲)

یہ وہ پیشگوئیاں ہیں جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں آپؑ نے شائع کیں. ۱۸۸۶ء میں آپؑ کا نہ مسیح موعود ہونے کا دعوٰی تھا نہ مہدی ہونے کا اور نہ ہی آپؑ نے ابھی تک بعیت لینے کا سلسلہ شروع کیا تھا. اس وقت آپؑ زاویۂ گمنامی میں تھے اور یہ پیشگوئیاں جو امورِغیبیہ پر مشتمل تھیں اپنے اپنے وقت پر پوری ہوئیں (اور ہو رہیں ہیں). اللّٰہ تعالٰی نے آپؑ کو ذریت بھی عطافرمائی جن میں سے مطابق پیشگوئی ہٰذا بعض ان میں سے کم عمری میں فوت ہوں گے. صاحبزادی عصمت، بشیر اوّل اور شوکت اور صاحبزادہ مبارک احمد صاحب اور امتہ النصیر کم عمری میں فوت ہوئے اور آپ کے باقی بیٹوں اور بیٹیوں کی اولاد میں اللّٰہ تعالٰی نے برکت دی اور اب ان کی تعداد سینکڑوں نفوس پر مشتمل ہے. اور آپ کے جدی بھائی جو اس وقت ایک خاصی تعداد میں تھے اور آپ کے دعوٰی الہام کے منکر اور سخت دشمن تھے. وہ سب مقطوع النسل ہوگئے اور آئندہ کے لئے ان کی نسل کا خاتمہ ہوگیا. صرف ان میں سے ایک لڑکے نے رجوع الی الحق کیا اور سلسہ میں داخل ہوگیا. اللّٰہ تعالٰی نے اس پر رحم کیا اور اس کی اولاد چلی. یہ کتنا عظیم الشان نشان ہے کیا کوئی مفتری اتنی واضح پیشگوئی کرسکتا ہے ؟

اور اس پیشکگوئی کے مطابق آپ کی جماعت کو اللّٰہ تعالٰی نے دن بدن ترقی دی اور آپ کے محبوں کے گروہ

کو بڑھایا. اور آپ کے تمام مخالفوں کو ناکام و نامراد کیا. اور آپ کی دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا. اور رحمت کا نشان یعنی پسرِ موعود جس کے متعلق بتایا گیا تھا.کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا. اور قومیں اس سے برکت پائیں گی. اس کے ذریعہ آپ کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچی. یہ پیشگوئیاں تھیں جو ایک لمبے زمانہ پر پھیلی ہوئی ہیں اور ہر نیا دن جو چڑھتا ہے اور ہر مہینہ اور نیا سال جو آتا ہے وہ ان پیشگوں کی صداقتکو المنشرح اور عالم الغیب خدا کا کلام ہونا ظاہر کرتا ہے.

دوسری پیشگوئی :- (زارِ روس کے متعلق)

۱۹۰۵ ء میں آپؑ نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر فرمایاکہ آئندہ سولہ سالکے اندر روئے زمین پر ایک ایسی بینظیر اور عالمگیر تباہی آنے والی ہے جس کی زد سے اہلِ زمین انسان، حیوان، درخت، پہاڑ، شہر، دیہات،کھیت اور باغ تو کیا سمندر بھی نہ بچ سکے گا. زمین پر بھی تباہی کے سامان ہوںگے اور آسمان سے بھی آگ برسائی جائے گی. زمین زیروزبر ہوگی خون کی ندیاں چلیں گی. بیشمار انسان ہلاک ہونگے اور تمام قومیں اس صدمہ سے نڈھال ہوں گی. اس ہولناک تباہی کا ایک خاص طور پر انتہا درجہ المناک اثر زارِ روس پر ہو گا. صرف یہی نہیں کہ وہ مارا جائیگا یا اتنی بڑی سلطنت کھو بیٹھے گا بلکہ دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ بااختیار بادشاہ جو زار کہلاتا تھا وہ بری طرح مظالم کا نشانہ بنے گا اور سخت ذلت والے عذاب میں مبتلا ہو گا. پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی با حالِ زار

(تذکرہ ص ۵۴۰)

حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ کےکلام کی روشنی میں اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر اتنا یقین تھا کہ آپؑ نے اسے اپنی سچائی کا ایک معیار مقرر فرما دیا :ع

اس پر ہے میری سچائی کا سبھی دارومدار

(تذکرہ ص ۵۴۰)

گویا آپؑ نے دو ٹوک فیصلہ ہی کر دیا کہ اگر یہ پیشگوئینعوذبِاللہ غلط نکلی تو میرا دعوٰی باطل ہوگا. چنانچہ ۱۹۱۴ء میں وہ جنگ اچانک ہی چھڑ گئی جس کے نتیجہ میں بالکل غیر متوقع طور پر زارِ روس کا جو حال ہوا اس کے بیان سے روح کانپنے لگتی ہے. دنیا کے سب سے بڑے بادشاہ کے ساتھ انسانیت سوز اور وحشیانہ مظالم روا رکھے گئے.پہلے اِس کی باغی رعایا نے حکومت پر قبضہ کرلیا اور ۱۲ مارچ ۱۹۱۷ ء کی صبح سے شام‌تک دنیا کا سب سے بڑا بادشاہ بے دخل ہوکر اپنی رعایا کے ماتحت ہوگیا اور اس نے اپنےہاتھوں سے یہ اعلان لکھا کہ میں اور میری اولاد تختِ روس سے دستبردار ہوتے ہیں. ۲۱ مارچ کو اسے قید کرکے سکوسیلو بھیج دیا گیا. پھر اسے جیل یورال جو ماسکو سے ۱۴۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے کے علاقہ میں بھیج دیا گیا. وہاں اس پر کھانے پینے کے معاملہ میں بھی تنگی کر دی گئی. اس کے بیمار بچہ کو وحشی سپاہی اس کے اور اسکی بیوی کے سامنے نہایت بے دردی سے مارتے اور اس‌کی بیٹیوں کو بھی نہایت ظالمانہ طور سے دق کرتے. آخر ایک دن زارینہ کو سامنے کھڑا کرکے اس کی نوجوان لڑکیوں کی جبراً عصمت دری کی گئی. زار اس قسم کے مظالم کو دیکھتا اور ان سے زیادہ سختیاں برداشت کرتا ہوا

۱۶ ، جولائی ۱۹۱۸ء کو معہ کل خاندان کے نہایت سخت عذاب کے ساتھ قتل کر دیا گیا. اور اللّٰہ تعالیٰ کے نبی کی بات پوری ہوئی کہ :ع

زار بھی ہو گا تو ہوگا اُس گھڑی با حالِ زار

(تذکرہ ص ۵۴۰)

مگر افسوس کہ دنیا ابھی تک اللّٰہ تعالیٰ کے فرستادہ کی صداقت کی دلیل طلب کر رہی ہے.

تیسری پیشگوئی : (نصرتِ مالی کے متعلق)

۱۸۷۴ء کی بات ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے والد سخت بیمار ہوئے حتٰی کہ اس مرض سے ان کی وفات ہوئی. اُن کی سخت بیماری پر آپؑ کے دل میں بہ تقاضائے بشریت خیال گزرا کہ والد صاحب کی وفات سے انہیں بڑا ابتلاء پیش آئیگا. کیونکہ جو آمدنی کے زرائع ان کی ذات سے وابستہ تھے وہ ختم ہو جائیں گے. آپؑ اسی خیال میں تھے کہ آپؑ کو الہام ہوا کہ: اَلَیْسَ اللّٰہ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (تذکرہ ص ۲۵) یعنی کیا خدا اپنے بندے کیلئے کافی نہیں.

آپؑ نے اس الہام کو نگینہ پر کھدوا کر وہ مُہر اپنے پاس رکھی. آپؑ اس الہام کی تشریح میں لکھتے ہیں : مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ خارقِ عادت طور پر یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور نہ صرف میں بلکہ ہر ایک شخص جو میرے اس زمانہ کا واقف ہے جبکہ میں اپنے والد صاحب کے زیرسایہ زندگی بسر کرتا تھا گواہی دے سکتا ہے کہ مرزا صاحب مرحوم کے وقت میں کوئی مجھے جانتا بھی نہ تھا. ان کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ نے اس طور سے میری دستگیری کی اور ایسا میرا متکفل ہوا کہ کسی شخص کے وہم اور خیال میں بھی نہیں تھا کہ ایسا

ہونا ممکن ہے. ہر ایک پہلو سے میرا وہ ناصر اور معاون ثابت ہوا. مجھے صرف اپنے دسترخوان اور روٹی کی فکر تھی مگر اب تک اس نےکئی لاکھ آدمی کو میرے دسترخوان پر روٹی کھلائی. ڈاکخانہ والوں کو پوچھ لو کہ کس طرح اُس نے روپیہ بھیجا. میری دانست میں دس لاکھ سے کم نہیں. اب ایماناً کہو کہ یہ معجزہ ہے یا نہیں؟ (نزول المسیح ص ۴۹٦)

چوتھی پیشگوئی : (لیکھرام کے متعلق)

اب میں آپ کی ایک ایسی پیشگوئی بیان کرتا ہوں جو ہندوؤں پر صداقت اسلام ظاہر کرنے کے لئے کی گئی. جس کی تفصیل یہ ہے کہ ہندوؤں کا ایک فرقہ آریہ سماج کہلاتا ہے. اس فرقہ نے اسلام کی خراب حالت دیکھ کر ارادہ کیا کہ مسلمانوں کو ہندو بنایا جاوے. اور اس غرض کے لئے ان کے مذہبی لیڈر اسلام کے خلاف گندہ اور فحش لٹریچر شائع کرنے لگے. ان لیڈروں میں سب سے زیادہ گندہ دہن اور اعتراض کرنے والا ایک شخص لیکھرام نامی تھا. حضرتِ اقدس نے اس کے ساتھ بہت دفعہ گفتگو کی اور اسلام کی صداقت کا قائل کرنا چاہا. مگر وہ اپنی ضد اور رسولِ کریم کی نسبت بد گوئی میں بڑھتا چلاگیا اور حضرتِ اقدس کی نسبت بھی ٹھٹھا کرتا اور کہتا تھا کہ مجھے کوئی نشان دکھایا جائے. چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو معین میعاد کے اندر اس کی ہلاکت کی اطلاع دی اور آپ نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں آپ نے لکھا :-

۱ - اللّٰہ جلّ شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا : عِجْلٌ جَسَدٌ لَّہٗ خَوارٌ لَّہٗ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ - یعنی یہ صرف ایک بیجان گوسالہ ہے جس کے اندر سے مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں

کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا اور اس کے بعد آج جو ۲۰ ،فروری ۱۸۹۲ ء روز دوشنبہ ہے اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کیلئے توجہ کی گئی تو خدا وند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ ،فروری ۱۸۹۲ ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی اُن بے ادبیوں کی سزا میں جو اِس شخص نے سولؐ اللّٰہ کے حق میں کی ہیں عذابِ شدید میں مبتلاء ہوجائے گا. سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کرکے تمام مسلمانوں، آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے زائد اور خارقِ عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھوکہ میں خدا تعالٰی کی طرف سے نہیں اور نہ ہی اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے.اور اگرمیں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بگھتنے کے لئے میں تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے.(مجموعہ اشتہارات جلد اول).

۲ ۔ اسی اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۹۲ء کے ابتداء میں حضور نے لیکھرام کے متعلق یہ فارسی اشعار لکھے ہیں ع

الاَ اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بےنام ونشاں است
بیَا بنگر زِغلمانِ محمدؐ

یعنی خبردار اے اسلام کے نادان اور گمراہ دشمن (تو

اپنی زبان کے خنجر کو ذرا سنبھال کر رکھ) اور محمدؐ کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر. اگرچہ اس زمانہ میں کرامت کا وجود نہیں ہے مگر آ اور ہم محمدؐ کے غلاموں کے سامنے آکر اس کا مشاہدہ کر.

۳ ۔ پھر ۱۲ اپریل ۱۸۹۳ء کو آپؑ نے ایک اشتہار شائع کرکے اس میں لکھا کہ میں نے کشفاً ایک شخص قوی ہیکل غضب ناک دیکھا ہے جو فرشتہ معلوم ہوتا ہے اس نے مجھ سے پوچھا. لیکھرام کہاں ہے ؟ اور ایک اور دشمن کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے. تب میں نے اُس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے.(مجموعہ اشتہارات جلد اول)

۴ ۔ پھر آپؑ نے ۱۸۹۳ء میں اپنی کتاب برکات الدعاء میں سر سید احمد خاں کو مخاطب کرکے لکھا ہے. ع

قّصہ کوتاہ کن بہ بیں از ما دعائے مستجاب

(روحانی خزائن جلد ٦) یعنی اے منکر دعاء آ میری اس دعا کا نتیجہ دیکھ لے جس کے متعلق خدا نے مجھے بتایا ہےکہ وہ قبول ہوئی ہے. یعنی لیکھرام کے متعلق میری دعا.

۵ ۔ پھر آپؑ نے اپنی کتاب کرامات الصادقین میں یہ عربی شعر لکھا ہے. ع

وَ بَشَّرَ نِیْ رَبِّی وَ قَالَ مُبَشِّرًا

سَتَعْرِفُ یَوْمَ العِیْدِ وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ (روحانی خزائن جلد ٦)

یعنی مجھے لیکھرام کی موت کی نسبت خدا نے بشارت دی اور کہا عنقریب تو اُس عیدکے دن کوپہچان لے گا اور اصل عید کا دن بھی اُس عید کے قریب ہوگا.

اس پیشگوئی کے شائع ہونے پر لیکھرام نے بھی دعویٰ

کیا کہ یہ شخص (حضرت مرزا صاحب) تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائے گا. کیونکہ کذاب ہے. نیز لکھا کہ تین سال کے اندر اس کا خاتمہ ہوجائے گا. اور اس کی ذریت میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا. (تکذیب براہین وکلیات آریہ مسافر)

اب دیکھیں خدا تعالیٰ نے کیا فیصلہ کیا. پیشگوئی میں بتایا گیا تھا :-

(۱) لیکھرام پر مہلک عذاب نازل ہوگا.

(۲) چھ سال کے عرصہ کے اندر آئے گا.

(۳) وہ دن عید کے ساتھ ہوگا.

(۴) لیکھرام کو گوسالۂ سامری کی طرح جلایا جائے گا اور دریا میں ڈالا جائے گا.

(۵) وہ رسولِ کریمؐ کی تلوار کا کشتہ ہوگا.

خدائے ذولجلال نے عین پیشگوئی کے مطابق فیصلہ کیا اور پیشگوئی کے پانچویں سال ٦ مارچ ۱۸۹۷ء کو عیدالاضحیٰ کے دوسرے دن لیکھرام کسی نا معلوم ہاتھ سے یعنی محمدیؐ تلوار سے قتل ہو کر اسلام کی صداقت پر اپنے خون سے مہر ثبت کرتا ہوا اس جہان سے رخصت ہوا. اور گوسالہ سامری کی طرح آگ میں جلایا جاکر دریا میں پھینکا گیا اور آج تک اس کے قاتل کا سراغ نہیں مل سکا. اس کے قتل کے واقعات کی یہ تفصیل بتائی جاتی ہے کہ ایک شخص اس کے پاس آیا اس نے کہا کہ میں ہندو ہونا چاہتا ہوں. لیکھرام نے اسے اپنے پاس رکھ لیا. آخر اس نے وہی دن اس کو آریہ بنانے کے لئے مقرر کیا جس دن وہ زخمی کیا گیا وہ ہفتے کا دن تھا. لیکھرام کچھ لکھ رہا تھا اس نے اس نا معلوم شخص سے کوئی کتاب اٹھادینے کے لئے کہا اس پر اس شخص نے انداز سے تو

یہ ظاہر کیا کہ گویا وہ کتاب اٹھا کر لارہا ہے لیکن پاس آتے ہی اس نے لیکھرام کے پیٹ میں خنجر پیوست کر دیا. اور پھر وہ غائب ہوگیا. لیکھرام مکان کی دوسری منزل پر تھا اور اس کے مکان کے نیچے دروازے کے پاس اس وقت بہت سے لوگ جمع تھے لیکن کوئی شخص گواہی نہیں دیتاکہ وہ شخص نیچے اترا ہے لیکھرام کی بیوی اور اس کی ماں کو یہی یقین تھا کہ وہ گھر میں ہی ہے لیکن اسی وقت لوگوں کے آکر تلاش کرنے پر وہ مکان میں نہیں ملا. اور اللّٰہ جانے کہاں غائب ہوگیا.

حضرت مرزا صاحبؑ کے حق میں لیکھرام کی پیشکردہ پیشگوئیاں سب جھوٹی نکلیں کیونکہ وہ جھوٹا تھا اور مرزا صاحب کی پیشگوئی سچی نکلی.کیونکہ آپؑ کو اللّٰہ تعالٰی نے غیب بتلایا تھا لہٰذا ثابت ہوا کہ آپؑ خدا تعالٰی کے سچے مامور تھے.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی عَبْدِکَ الْمَسِیْحِ الْمَوعُوْد.

جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

صداقت کی چھٹی دلیل ۔ (حدیث مجدّد)

آنحضرتؐ فرماتے ہیں :۔

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا. (ابو داوٗد کتاب الملاحم)

یعنی : اللّٰہ تعالٰی اس امّت کے لئے ہر صدی کے سر پر مجددین کو مبعوث فرماتا رہے گا.

تمام علماء اس حدیث کی صحت پر متفق ہیں اور واقعات نے اس کی تائید کر دی ہے کہ تیرہ صدیوں میں ایک

بھی صدی ایسی نہیں گذری جس کے سر پر مجدد نہ آیا ہو. چنانچہ پہلی صدی پر حضرت عمر بن عبد العزیزؒ ، دوسری پر امام شافعیؒ ، تیسری پر حضرت ابوالحسن اشعریؒ، چوتھی پر حضرت ابوعبیدہ نیشاپوریؒ پانچویں پر امام غزالیؒ،چھٹی پر سید عبدالقادرجیلانیؒ، ساتویں پر خواجہ معین الدین چشتیؒ ، آٹھویں پر حافظ ابن حجر عسقلانیؒ ، نویں پر امام سیوطیؒ ، دسویں پر امام محمد طاہر گجراتیؒ ، گیارھویں‌پرحضرت مجدد الف ثانی سرنہدیؒ ، بارہویں پر حضرت شاہ ولی اللّٰہ محدث دہلویؒ ، اور تیرھویں صدی پر حضرت سید احمد دہلویؒ مجدد مبعوث ہوئے. اب چودھویں صدی کا مجدد کون ہوا ؟ سوائے حضرت مرزا صاحب کے اور کسی کو دعوٰی نہیں اور علماء اسلام نے لکھا ہے کہ چودھویں صدی کا مجدد ہی مسیح موعود ہوگا (حج الکرامہ) پس اگر آج مسیح موعود کو نہ مانا جائے تو آنحضرتؐ کی یہ پیشگوئی جھوٹی ماننی پڑتی ہے. (نعوذبِاللّٰہ).

یہ مختصرطور پر چھ دلائل پیش ہیں جن کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ خدا تعالٰی‌کے سچے مامور ہیں آپؑ ہی اس زمانہ کے مصلح ہیں. آپؑ ہی اس‌صدی کی مجدد ہیں. آپ ہی وہ امام مہدی ہیں جن کے ذریعہ سے دنیا نے ہدایت پائی ہے. آپؑ ہی وہ مسیح موعود ہیں جنھوں نے کسرِ صلیب کیا ہے. مبارک ہیں وہ جو خدا تعالٰی کے مامور کو شناخت کرکے اس پر ایمان لاتے ہیں :۔

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْعَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۵ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَ لَا تُخْزِنَا

يَوْمَ الْقِيٰمَة   انَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ٥
(الِ عمران آيت ١٩٣ ـ ١٩٤)